

نظیر اکبر آبادی کی نظمیں

- (1) بنجارہ نامہ
- (2) آدمی نامہ
- (3) شب برات
- (4) بلد یو جی کامیلا

476 ایک ایسا قصہ ہے جس کا نام ہے
بنجارا نامہ اور قتلہ بنجارا

نک حرم وہوا کو چھوڑ میاں مت دیس بدیس پھرے مارا
قزاق اجل کا لوٹے ہے دن رات بجا کر فقار
کیا بدھیا بھینسا تیل شتر کیا کوئی پلا سر بھارا
کیا گیبوں چانول موٹھ مٹر کیا آگ دھواں کیا اگلا

سب ٹھانڈ پڑا رہ جاتے گا جب لاد چلے گا بنجارا

فرہنگ

زندگی کہہ دیا کہ بنجارا بنجارا
اس بند میں زندہ نہ رہے

ہوا:	حرم لالچ
بدیس:	پردیس پرایا دیس ملک غیر
قزاق:	ڈاکو زہرن
اجل:	وقت موت مرگ قضا
فقار:	نوبت
بدھیا:	آخہ تیل خسی تیل نوٹے نکالا ہوا تیل
بھینسا:	بھینس کا ز
پلا:	کتیا کا بچہ کتے کا چھوٹا بچہ
چانول:	چاول
موٹھ:	ایک قسم کا غلہ ایک پودا جس کی پھلیوں سے دانے برآمد ہوتے ہیں اور وہ بطور سبزی پکاتے جاتے ہیں
مٹر:	ایک مشہور سبزی
ٹھانڈ:	ٹھانڈ شان و شوکت آن بان
بنجارا:	غلے کا سودا گر چاول کا سودا گر تاجر بیوپاری
لاد چلنا:	سامان بھر کر رخصت ہونا چلے جانا کوچ کرنا بستر پور یا سمیٹ کر رخصت ہونا مرنے جانا

تشریح حرم و حرم

شاعر انسان سے مخاطب ہوتے ہوئے کہتا ہے کہ تو دنیا کا مال کھانے کے لالچ میں جا بجا مارا مارا پھر رہا ہے۔ اس حرم و حرم کو ترک کر دے۔ کیا تجھے محسوس نہیں ہوتا کہ موت کا ڈاکو فرشتہ دن رات کسی نہ کسی کی موت کا اعلان کرتا رہتا ہے۔ یہ تمام مویشی خسی تیل بھینسے تیل اور اونٹ وغیرہ اور گھریلو پالتو

اور کائنات مکندہ چاول، موٹھ، مٹر وغیرہ اور آگ، وغیرہ بھی کچھ سبک دنیا ہی میں چارہ جانے لگا۔ تو ایک
 آدمی کے ماتحت اپنا مال و اسباب سمیت کر اپنے قافلہ سے جدا ہو کر رخصت ہو جانے لگا۔

اس نظم میں شاعر نے انسان کو ایک بنجارا قرار دیا ہے۔ بنجارے تاجر سوداگر جگہ جگہ مال
 بیچنے اور بیچنے کیلئے پھرتے رہتے ہیں۔ انہیں صرف مادی و مادی دولت کمانے کی فکر لاحق ہوتی ہے۔ اس
 میں شاعر نے انسان کو موت کی جانب متوجہ کیا ہے اور قہر کیل کے اعلازم سمجھایا ہے کہ جس طرح کوئی بنجارا
 مال و اسباب سمیت کر ایک مقام سے دوسرے مقام کی جانب روانہ ہو جاتا ہے اسی طرح انسان تمام
 دنیا پر چھوڑ کر اس دنیا سے موت کی وادی کی طرف روانہ ہو جاتا ہے۔ موت کا فرشتہ تمام انسانوں کے
 ساتھ ہی کھیل کھیتا ہے۔ ایک دن وہ تیری روح بھی قبض کر لے گا اور تیرے مات پاٹ سبک دھرے کے
 لئے رہ جائیں۔

جزباتِ نعلیہ کا نظم البتہ سہیلی کو
 کمال حاصل ہے۔ اس میں علی گڑھ
 کے شاعر جو خیر امیاں ہیں۔

گر تو ہے نکسی بنجارا اور کھپ بھی تیری بھاری ہے
 اے غافل! تجھ سے بھی چھتا ایک اور بڑا بیو پاری ہے
 کیا شکر، مصری، قد، گری، کیا سانہر بیٹھا کھاری ہے
 کیا راکھ، حقا، سوٹھ، مرج کیا کسیر لوگ سپاری ہے

سب لحاظ چارہ جانے لگا جب لاد چلے گا بنجارا

رہنمائی

لاکھ روپے کی حیثیت والا لاکھ پتی مالدار

یو جہ بھرتی، دریائی سفر

قد کی ڈالیاں، دانہ دار قد

گڑ، شکر، کھانڈ، پتی

باریل، کھوپا، نارل کا مغز، کورا

ایک جھیل کا نام جو علاقہ ہے پور (بھارت) میں واقع ہے اور اس کے پانی سے لاغورک

ہے۔ ایک قسم کا نمک

نکسین، شور، حج، کڑوا

انگوڑی ایک قسم جس کا رنگ سیاہ یا سرخی مائل ہوتا ہے

ایک قسم کی بڑی کھٹک

سوکھی اورک

زعفران، زرد رنگ کا ایک خوشبو دار پھول

چھالیہ، ذلی

لوہنگ: قزقل ایک خوشبودار درخت کی کلی جو نہایت تیز اور خوشبودار ہوتی ہے

تشریح: قزقل ایک قزقل

اس بند میں شاعر نے بنجارے بیوپاری کے پیشے کے حوالے سے مختلف چیزوں اجناس کے نام گنوائے ہیں اور بتایا ہے کہ جب موت کا فرشتہ جان قبض کر لے گا تو یہ ساری چیزیں یہیں پڑی رہ جائیں گی۔

(2)
حالیہ

شاعر کا کہنا ہے کہ تو لاکھ پتی از حد مالدار بنا پھرتا ہے اور تجھے اپنی حیثیت پر بہت ناز ہے تو نے فروخت کرنے کیلئے سامان کی بہت بھاری کھیپ تیار کر رکھی ہے جو سمندر یا دریا کے ذریعے دوسرے علاقے میں بھیجی جانے والی ہے لی اے غافل تجھے یہ بات معلوم نہیں کہ تجھ سے بھی بڑا ایک بیوپاری موجود ہے۔ تو تو صرف لاکھ پتی ہے یہاں کروڑوں کروڑ پتی بھی موجود ہیں۔ ان کے مقابلہ میں تیری حیثیت کچھ بھی نہیں۔ پھر خدا سب سے بڑا بنجارا ہے جو تمام دولتوں کا مالک ہے۔ وہ کسی کو دولت دیتا ہے تو کسی سے چھین لیتا ہے۔ موت کا بیوپاری عزرائیل بھی تجھ سے بڑھ کر ہے۔ وہ جب آئے گا تو تیری ساری دولت چھین جائے گی۔ یہ مال و اسباب مصری قند، گری، داکھ، منقا، سوٹھ، مرج، زعفران اور چھالیا وغیرہ جو تو نے اکٹھا کیا ہے سب یہیں دھرا رہا جاوے گا۔ تیری میت کے ساتھ کچھ بھی نہیں جائے گا۔ موت کے ساتھ ہی تیری شان و شوکت زائل ہو جائے گی۔

یہ بدھیا لادے تیل بھرے جو پورب پچھم جاوے گا
یا سود بڑھا کر لاوے گا یا ٹوٹا گھانا کھاوے گا
قزاق اجل کا رستے میں جب بھالا مار گراوے گا
دھن دولت نانی پوتا کیا اک کلبا کام نہ آوے گا

سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائے گا جب لاد چلے گا بنجارا
اس بند میں منقار اس بند میں منقار
اس بند میں منقار اس بند میں منقار

فرہنگ

پورب: مشرق

پچھم: مغرب

سود: نفع، منافع

ٹوٹا: خسارہ، گھانا، نقصان

قزاق: ڈاکو

بھالا: نیزہ، ایک نوکدار ہتھیار برچی

تشریح

مشرق

پرانے زمانے میں ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کیلئے سامان مویشیوں بالخصوص تیل بھینا

وغیرہ پر لادتے تھے۔ یہ بیچارہ ہمارے ہمدردی کیلئے عام طور پر نکل سے کام لیتے۔ شاعر کا کہنا ہے کہ اے ہمارے
تو جب اپنا سامان تجارت بیلوں وغیرہ پر لاد کر شرق سے مغرب کی طرف جانے کا تو ہو سکتا ہے کہ تجھے
منافع ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تجھے کھانا پڑ جائے۔ اس راستے میں موت کا ڈاکو گھات لگائے بیٹھا ہے۔
جب اس نے تجھے بھالا مار کر گرا دیا یعنی تیری روح قبض کر لی تو یہ دولت اور تمام رشتے دار تیری کوئی مدد نہ کر
سکیں گے۔ اس دنیا کی ہر چیز اور شان و شوکت تیرے کسی کام نہ آئے گی۔

سب منزل میں اب ساتھ ترے یہ جتنا ڈیرا ڈاٹھا ہے
زر دام درم کا بھاٹا ہے بندوق پر اور کھاٹا ہے
جب نایک تن کا کل گیا جو ملکوں ملکوں پاٹا ہے
پھر پاٹا ہے نہ بھاٹا ہے نہ ملوہ ہے نہ پاٹا ہے

سب ٹھانڈ پڑا رہ جائے گا جب لاد چلے گا بھارا

سب منزل میں اب ساتھ ترے یہ جتنا ڈیرا ڈاٹھا ہے

فرہنگ

ڈیرا ڈاٹھا: ڈیرا اور ڈیرے کا سامان راستے میں کسی جگہ قیام اور قیام کرنے والوں کا ساز و سامان

زر: سونا و حسن دولت روپیہ پیسہ

دام: روپے کا چالیسواں حصہ ایک پرانا سکہ دو اؤں کو تو لے کا ایک وزن

درم: چاندی کا ایک قدیم سکہ دو ماشے ڈیڑھ رتی کا وزن نقدی روپیہ پیسہ

بھاٹا: برتن ظرف

سپر: ڈھال، کھوار کا وارو کئے کیلئے ڈھال

کھاٹا رخ: ایک قسم کی سیدھی دورخی کھوار تیند

ناک: سر دار

پاٹا: دم کٹا، تیل، میڑھی، ناگوں والا، کبڑا بانٹے والا

پتلی روٹی

تشریح

پرانے زمانے میں جب بیچارہ کی پیدل سفر کرتے تھے تو اکثر اوقات ڈاکو انہیں لوٹ لیتے تھے۔
اس لیے وہ قافلوں کی صورت میں سفر کرتے تھے۔ اور اپنے ہمراہ اسلحہ اور ہتھیار بھی رکھتے تھے۔ اس بند میں
شاعر نے بندوق، ڈھال اور کھوار وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔

شاعر کا کہنا ہے کہ اے بیچارے تو جو تجارت کی غرض سے منزل بہ منزل سفر کر رہا ہے تیرے
قافلے کے ساتھ جتنا بھی ساز و سامان روپیہ پیسہ اور اس کی حفاظت کیلئے استعمال کیے جانے والا برتن اور
ہتھیار بندوق، کھوار، ڈھال وغیرہ ہیں جب جسم سے جان گئی تو سب بیکار ہو جائیں گے۔ پھر نہ کھانے پینے کا

سامان طلوہ بانڈا کام آئے گا اور نہ دھن دولت۔ ہاں جب بخارا اس دنیا سے کوچ کر جائے گا تو تمام ٹھٹ باٹ ختم ہو جائیں گے۔

اس میں انسان کی جسم و دلوں کو غیب
جی نہیں ہے۔

بخارا کی بیوی کیلئے اسٹیشن پر

جب چلتے چلتے رستے میں کون تری ڈھل جائے گی
اس بدھیا تیری مٹی پر پھر گھاس نہ چنے آئے گی
یہ کھپ جو تو نے لادی ہے سب حصوں میں بٹ جائے گی
دھی پوت جنوائی بیٹا کیا بخاراں پاس نہ آئے گی

سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائے گا جب لاد چلے گا بخارا

فرہنگ

گون: خرچین بار بردار جانور پر سامان لادنے کا تھیلا جو ٹھٹ رسیوں یا موٹے بالوں سے بنا ہوتا ہے
دھی: بیٹی، دختر
پوت: بیٹا، پسر، فرزند
جنوائی: داماد
بخاراں: بخارے کی بیوی

دور دور غم مہرنا

تشریح

شاعر کا کہنا ہے کہ تو نے بار بردار جانوروں پر سامان سے بھری ہوئی جو خرچین لادی ہوئی ہے۔
یہ چلتے چلتے راستے میں ڈھل جائے گی۔ یعنی ہو سکتا ہے کہ تیرا وجود رستے ہی میں فنا ہو جائے اور تجھے وہیں
دفن کر دیا جائے۔ تازہ قبر کی مٹی پر چونکہ گھاس وغیرہ نہیں ہوتی اس لیے وہاں مویشی بھی چرنے نہیں آتے۔
مطلب یہ کہ مرنے کے بعد انسان بیکار ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ جس جگہ دفن ہوتا ہے وہ جگہ مویشیوں
کے چرنے کے کام کی بھی نہیں رہتی۔ شاعر کا کہنا ہے کہ اے بخارے تجارت کی غرض سے جو مال و اسباب
تیار کر کے رکھا ہے تیرے مرنے کے بعد اس کے حصے بخرے ہو جائیں گے۔ تیرے ورثہ اسے آپس میں
بانٹ لیں گے۔ تیری نعش محن میں رکھی ہوگی۔ تیری اولاد بیٹی بیٹا اور داماد تو کیا تیری بیوی ب بھی تیری میت
کے قریب نہیں آئے گی۔ ہاں جب بخارا اس دنیا سے رخصت ہو جائے تو سارے ٹھاٹھ باٹ ختم ہو جائیں
گے۔

یہ کھپ بھرے ہو جاتا ہے یہ کھپ میاں مت گن اپنی
اب کوئی گھڑی ملی ساعت میں یہ کھپ بدن کی ہے کھپنی
کیا تھال کٹورے چاندی کے کیا پتیل کی ڈبیا ڈھپنی
کیا برتن سونے روپے کے کیا مٹی کی ہنڈیا چھپنی

سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائے گا جب لاد چلے گا بخارا